مقام مسجد اور اس کا کردار

قسط نمبر ۱ تحریر:۔ مولانا محمد ادریس سلفی صاحب

مسجد کا نام آتے ہی ذہن میں نماز کا تصور گردش کرنے لگتا ہے۔ کیونکہ دوسرے معاملات و عبادات کی نسبت نماز کو مسجد کے ساتھ خصوصی تعلق ہے۔ مسجد کے مبارک نام ہی سے اس طرف اشارہ ہو جاتا ہے کہ یہ رکوع و سجود کی خاص جگہ ہے۔ یوں تو اس امت کے لئے ساری زمین ہی (علاوہ مخصوص مقامات) مسجد کے طور پر قابل استعمال قرار دی گئی ہے۔ لیکن بایں ہمہ مساجد کو ایک لحاظ سے بلند مقام حاصل ہے۔ جیساکہ اس بابرکت قطعہ اراضی میں کئی ایک امور انجام دینے ناجائز قرار پاجاتے ہیں۔ فرمان رب العالمین ہے "وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا"

مساجد اللہ تعالیٰ ہی کی (عبادت کے لئے) ہیں تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی پوجا نہ کرو۔

چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذارایتم من یبیع اویبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتک واذا رائیتم من ینشد فیه الضالة فقولو الا ردالله علیک (ترمذی' حسن غریب)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو مسجد میں خرید فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت نفع مند نہ کرے اور جب تم مسجد میں گم شدہ کا اعلان کرتے ہوئے پاؤ تو کہو نہ لوٹائے اللہ تعالیٰ تجھ پر (اللہ کرے تیری گم شدہ چیز تجھے نہ ملے۔)

مساجد سے بڑھ کر کرہ ارضی پر اس کے خالق کو کوئی اور جگہ زیادہ پسند نہیں کیونکہ یہی وہ مقدس قطعات ہیں جو خالق کے ساتھ مخلوق کے تعلق کو مضبوط کرنے اور قائم رکھنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں امور دنیا کو جن میں احکام الٰہی کی بجا آوری لازم ہے ان کے متعلق یہیں سے ہدایات وپیغامات وصول ہوتے ہیں چنانچہ حدیث میں ہے۔ "احب البلاد الی الله مساجدها" (مسلم) اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب جگہیں مساجد ہیں۔

مساجد بنانے کا ثواب:۔ عن عثمان رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بنی للہ مسجدابنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ (ترمذی' بخاری)

یعنی جو شخص مسجد بناتا ہے اور اس کی تعمیر کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے تو وہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اسی طرح کا جنت میں گھر تعمیر فرمادیا ہے۔ مسجد کی طرح ہی گھر بنناا اپنی جگہ لیکن اس سے یہ نتیجہ واضح نظر آتا ہے کہ رحمت باری تعالیٰ سے اس کا جنت میں داخلہ یقینی ہوجائے گا۔ مومن اپنی ہمت وطاقت اور استطاعت کے مطابق مسجد تعمیر کرتا ہے اور اس کا بدلہ دینے والا مالک دوجہاں ہے جو اپنی بے حدو کنارہ رحمت سے نوازے گا۔ بقول شاعر

قلیل منک یکفینی ولکن قلیلک لایقال لہ قلیل

تیری جانب سے تھوڑا ہی مجھ کو کافی ہے۔ اور لیکن تیرے تھوڑے کو تھوڑا نہیں کہا جاسکتا۔

مسجد کی طرف آنے کا ثواب:۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ اس ضمن میں ایک روایت لائے ہیں کہ مساجد کی طرف اٹھنے والا ہر قدم اللہ تعالیٰ کے ہاں شمار کیا جاتا ہے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال کانت بنو سلمۃ فی ناحیۃ المدینۃ فاراد و النقلۃ الی قرب المسجد فنزلت ھذہ الآیۃ انا نحن نحی الموتی ونکتب آثارھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آثارکم تکتب فلم ینتقلوا (ترمذی حسن غریب)

ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر مقیم تھے انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے ہی یہ آیت مبارکہ نازل ہوگئی۔ بلاشبہ ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم ان کے پاؤں کے نشانات نوٹ کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے نقوش پا لکھے جا

رہے ہیں۔ لہٰذا وہ (مسجد کے قریب) منتقل نہ ہوئے۔ (ترمذی حسن غریب)

مسجد کی طرف اٹھنے والے اقدام کیسے لکھے جاتے ہیں اور ان پر کیا اجر وثواب حاصل ہونے کی توقع ہے مسند احمد بن حنبلؒ کی ایک روایت میں اس طرح وضاحت ہے۔

عن عقبةؓ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مامن عبد يخرج من بيته الى غدواو رواح الى المسجد الا كانت خطاه خطوة كفارة وخطوة درجة (مسند احمد بن حنبل ۱۸۵/۴)

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ جو کوئی صبح یا شام مسجد کی طرف نکلتا ہے۔ تو اس کے اقدام ایک گناہ کا کفارہ اور ایک درجہ کی بلندی کا باعث بنتے ہیں۔ مساجد کی طرف اندھیروں میں اور مشکلات برداشت کر کے آنے والوں کو اس کا اجر اس وقت نصیب ہوگا جب صرف اعمال صالحہ میں آدمیوں کا زاد راہ بنے گا اور اہل باطل سخت ترین ظلمات میں اہل ایمان سے روشنی کی بھیک مانگیں گے۔ "عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبشر المشاؤون فى الظلم بنور تام يوم القيامة" (ابن ماجہ ۲۵۶/۱)

مساجد کی طرف اندھیرے میں چلنے والوں کو قیامت کے دن مکمل روشنی کی بشارت دی جائے گی۔ ایک حدیث میں آپ کا ارشاد ہے اندھیروں میں مساجد کی طرف چلنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

جہاں مساجد کی طرف جانا بذات خود ایک نیکی اور اچھائی ہے وہاں ان جانے والوں کے متعلق نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کی جماعت کو ارشاد فرماتے ہیں۔ "عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان فان الله يقول انما يعمر مساجد الله من امن بالله واليوم الاخر" (ابن ماجہ ۲۶۳/۱)

جب تم کسی کو مساجد کی طرف آتے جاتے دیکھو تو اس کے مومن ہونے کی گواہی دے دو' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں مساجد کے ساتھ تعلق و ربط استوار رکھنے والے کو آپ نے روز محشر عرش تلے سایہ نصیب ہونے کی بشارت دی۔ جبکہ اس کے علاوہ کوئی سایہ میسر ہی نہ ہوگا۔ اور اس کے بالمقابل جو شخص (اللہ تعالیٰ کی) مساجد میں یاد الٰہی سے روکے اس میں آنے والوں کو تنگ کرے یا ایسے وسائل اختیار کرے کہ مساجد کی رونق اور آبادی میں کمی واقع ہو جائے۔ لوگ اطمینان وسکون اور حضور قلب کے ساتھ یہاں ذکر اللہ سے محروم ہو جائیں۔ قرآن پاک اس کی گواہی دیتا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ہو سکتا۔

ارشاد ہے "ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعى في خرابها اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين لهم في الدنيا خزى ولهم في الاخرة عذاب اليم (بقرة ۱۱۴)

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ لیا جاوے وہاں نام اس کا اور کوشش کی ان کے اجاڑنے کی ایسوں کو لائق نہیں کہ داخل ہوں ان میں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ اگرچہ اس کا شان نزول عیسائی ہیں جنہوں نے یہود سے لڑائی کرکے تورات کو جلایا اور بیت المقدس کو خراب کیا اور اس میں نماز کی ادائیگی سے لوگوں کو روکا۔ یا مراد اھل مکہ جنہوں نے ہٹ دھرمی اور ضد کی بنا پر آپ کو بمع صحابہ حدیبیہ کے مقام پر روک دیا۔ اور عمرہ ادا نہ کرنے دیا۔ قرآن پاک کی آیات خاص شان نزول کے باوجود قیامت تک کے لئے راہ ہدایت ہیں اور نگہبان حق۔ لہٰذا آج بھی جو شخص اس انداز سے مساجد پر اثر انداز ہو کہ اس سے یاد الٰہی میں کمی واقع ہو' اس آیت کا واضح مصداق ہے چنانچہ کتنے ناداں ہیں وہ لوگ جو مساجد کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں اور یہاں طرح طرح کی بولیاں بول کر نمازیوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتے ہیں ایسے کلام جو کسی طور پر بھی شرعاً قابل تحسین نہیں یہاں اس لئے درست قرار دیئے

جاتے ہیں کہ اس سے مسجد کی شناخت باقی رہے اور معاشی مسئلہ کا حل بھی نکل آئے۔ مساجد میں مخصوص ایام میں شب برات عید میلاد اور جمعرات وغیرہ وغیرہ کے لئے بھیک مانگنا کسی طور سے بھی اس کے تقدس کے منافی اور نمازیوں کے لئے وبال سے کم نہیں۔ مساجد میں ایسی مجالس اور حفلات کا انعقاد جن کا ذکر اللہ سے دور کا واسطہ بھی نہیں بدعت و گمراہی کے زمرہ میں آتی ہیں کیونکر جائز اور درست قرار دی جاسکتی ہیں مسجد کے تقدس اور ادب و احترام کا تو شرع میں اتنا خیال ہے کہ قرآن پاک کی بھی اتنی بلند آواز سے تلاوت نہ کی جائے جس سے دوسرے نمازیوں کو خلل محسوس ہو، کہاں ہر قسم کے شعراء کا طبع زاد قیود شرح متین سے آزاد کلام کہ جس کے لئے لوگوں کی نماز، تلاوت قرآن پاک، یاد الٰہی اور آرام و سکون سب قربان کردیئے جاتے ہیں۔ مزید برآں یہی عین اسلام بلکہ علامت ایمان اور عشق رسول کی نشانی بن گیا ہے۔

مسجد میں داخلہ :۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا دائیاں قدم پہلے رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

"الحمد لله اللهم صل وسلم على محمد اللهم اغفرلي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك"

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے، اے اللہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت نازل فرما۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ (ابو داؤد، نسائی)

بہتر تو یہی ہے کہ گھر سے وضو کے ساتھ مسجد جائیں تاکہ وہ تمام مراتب و فضائل بدرجہ اتم حاصل ہوں۔ جن کی بشارت احادیث میں وارد ہوئی ہے کیونکہ وضوء کے بعد آدمی رواں رواں دوسرے مشاغل کو پس پشت ڈالتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دے گا۔

مسجد میں داخلہ کے بعد حاضرین کو السلام علیکم کہئے یاد رہے کہ جس طرح ملاقات کے وقت اسلام علیکم مشروع ہے اسی طرح مجلس برخاست کرتے وقت اور مسجد سے واپسی پر موجود لوگوں کو السلام علیکم کہہ کر واپس ہونا سنت ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز کی ادائیگی موکد حکم ہے۔ امام کا قرب اور خاص طور پر خطبہ میں امام کے قریب

بقیہ صفحہ ۱۶ پر